تذکرہ مُحدِّثات

(چند ایسی نامور خواتین کا تذکرہ جو علم حدیث میں معروف ہوئیں۔)

محمد رفیق طاہر عفا اللہ عنہ

سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہما حبیبہ رسول کریم ﷺ

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ جیسے فقیہ و عالم صحابی حضرت عائشہؓ کے علم و فضل کے متعلق اپنا اور اپنے جیسے دوسرے ساتھیوں کا تجربہ بیان کرتے ہیں:

"ہم اصحاب رسول ﷺ کو جب کبھی کسی حدیث کے معاملے میں کوئی مشکل پیش آئی اور ہم نے اسے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا تو ان کے پاس اس کا علم پایا۔"

(جامع ترمذی، کتاب المناقب باب من فضل عائشة :3883)

عمرة بنت عبدالرحمان

ابن شہاب زہری، قاسم بن محمد کو کہتے ہیں کہ میں تمہیں علم کا بہت حریص دیکھتا ہوں کیا میں تمہیں اس کے خزانے پر مطلع نہ کروں؟ علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو جاؤ عمرة کے پاس۔ قاسم بن محمد کا کہنا ہے کہ عمرة کے پاس جا کر مجھے ایسا لگا کہ وہ کبھی نہ خشک ہونے والا سمندر ہیں۔

(سیر اعلام النبلاء 4/508)

تیسری صدی کی معروف محدثات:

تیسری صدی میں عابدة المدینہ، ام عمر الثقفیة، زینب بنت سلیمان، نفیسہ بنت حسن بن زید، خدیجہ ام محمد، عبدة بنت عبد الرحمان، عباسہ امام احمد ابن حنبل کی اہلیہ اور دیگر بہت سی خواتین قابل ذکر ہیں جنہوں نے حدیث

رسولؐ پر باقاعدہ لیکچرز دیے، جن میں بڑے بڑے محدثین شامل ہوتے تھے۔ عابدہ جو ایک سیاہ فام لونڈی تھیں لیکن افق حدیث کا چمکتا ہوا ستارہ بھی تھیں، جب محمد بن یزید نے انہیں حبیب بن الولید الدحون الاندلسی کو ہبہ کر دیا تو وہ ان کے علم سے اتنا متاثر ہوئے کہ انہیں آزاد کر کے ان سے شادی کر لی اور اپنے ساتھ اندلس لے آئے جہاں پر وہ تقریباً دس ہزار احادیث، امام دار الھجرہ مالک بن انس اور دیگر مدنی اساتذہ سے روایت کرتی رہیں اور یوں وہ یورپ میں فروغ تعلیمات نبویؐ کا باعث بنیں۔

(المقتبس من أنباء الأندلس لابن حیان القرطبی 1/228)

كريمة المروزيه کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ صحیح بخاری کی روایت میں وہ یکتائے زمانہ تھیں۔ بڑے بڑے ائمہ جن میں ابو بکر الخطیب البغدادی بھی شامل ہیں جو بغداد سے مکہ پہنچ کر کریمہ سے صحیح بخاری کا سماع کرتے ہیں۔ ابو بکر بن منصور سمعانی کا کہنا ہے کہ میرے والد کریمہ کی علمی شخصیت سے بہت متاثر تھے، وہ کہتے تھے کہ میں نے کریمہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ اسلام للذہبی ،ت بشار 10/223)

صحیح البخاری کی روایت میں **مسندة الوقت ست الوزراء بنت عمر** کا نام بطور خاص لیا جاتا ہے، جو طویل عرصہ تک دمشق اور مصر میں درس و تدریس کرتی رہیں اور جن کی روایتِ بخاری بھی بہت شہرت کی حامل ہوئی ۔

(ذیل التقیید فی رواة السنن والأسانید 2/397)

ام الخیر امة الخالق مدرسہ حجاز کی آخری راویہ صحیح بخاری تھیں۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب 10/21)

اسی طرح **عائشه بنت عبدالهادی** بھی تدریس بخاری کے لیے ایک ممتاز مقام رکھتی تھیں۔

(شذرات الذہب فی أخبار من ذہب 10/399)

خواتین نے نہ صرف صحیح بخاری کی درس و تدریس اور روایت کا اہتمام کیا بلکہ دیگر کتب حدیث کی روایات اور درس و تدریس میں قابل ذکر حصہ ڈالا، اس سلسلے میں **ام الخیر فاطمه بنت علی بغدادیه** کا نام قابل ذکر ہے جو اپنے وقت کی مشہور راویہ صحیح مسلم تھیں۔

(سیر اعلام النبلاء 19/265)

ام ابراہیم فاطمه الجوزدانيه معجم للطبرانی کی روایت کیا کرتی تھیں۔

(تاریخ اسلام ۔ت:تدمری 43/126)

ام احمد زينب بنت المکی بن علی بن کامل الحرانی چورانوے (94) سال تک زندہ رہیں، ان کے گرد طلبہ کا ہجوم رہتا، مسند احمد کی روایت کیا کرتی تھیں

(شذرات الذہب 7/607)

ابن نقطہ نے اپنی کتاب التقييد لمعرفة رواة السنن والمسانيد (ص: 497) میں ایسی بارہ خواتین کا ذکر کیا ہے جو اپنے دور میں کتبِ احادیث کی روایت میں مشہور ہوئیں۔

چوتھی صدی کی مشہور محدثات:

چوتھی صدی میں فاطمه بنت عبدالرحمان الحرانيه ام محمد

(تاريخ بغداد، ط: العلمية 14/441)

ام سلمه فاطمه بنت أبي بكر بن أبي داود- سنن ابی داؤد کے مولف امام ابوداؤد سجستانی کی پوتی-

(تاريخ بغداد، ط: العلمية 14/442)

امة الواحد بنت قاضی ابی عبدالله حسین بن اسماعیل المحاملی

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 8/437)

ام الفتح امة السلام بنت القاضی احمد بن کامل بغداديه

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 8/465)

ام الحسين جمعةبنت احمد المحية

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 16/634)

فاطمه بنت بلال الكرجيه

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 16/635)

طاہرة بنت احمد ا لتنوخيه

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 16/635)

کے نام قابل ذکر ہیں جنہوں نے علم حدیث میں کمال پیدا کر کے لازوال نقوش چھوڑے، انکے دروس میں بے شمار لوگ شریک ہوتے تھے۔

پانچویں صدی کی مشہور محدثات:

پانچویں صدی میں مشہور صوفی حسن بن علی الدقاق کی بیٹی اور ابو قاسم القشیری کی زوجہ محترمہ فاطمہ نے بھی سند عالی کے لیے شہرت پائی جو ابو نعیم الاسفرائنی اور حاکم نیشاپوری سے حدیث روایت کرتی تھیں

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 10/457)

اس کے علاوہ خدیجہ بنت محمد شاہجہانیہ

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 10/118)

سُتَیْتَه بنت قاضی ابن ابی عمرہ

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 9/693)

خدیجہ بنت البقال

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 16/636)

اور جبرة السوداء

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 16/637)

نے شہرت پائی۔

چھٹی صدی کی مشہور محدثات:

چھٹی صدی میں ام البہاء فاطمہ بنت محمد مسندة اصفہان

(تاریخ اسلام ، ت:بشار 11/716)

ام الخیر فاطمہ بنت علی مسندة خراسان

(تاريخ اسلام ، ت:بشار 11/576)

مسندة الوقت خديجه بنت محمد

(تاريخ اسلام ، ت:بشار 14/43)

تجنی بنت عبداللہ

(تاريخ اسلام ، ت:بشار 12/550)

اور شہدة بنت احمد مسندة العراق سند عالی کے لیے مشہور ہیں۔

(التقييد لمعرفة رواة السنن والأسانيدص:105)

شہدۃ جنہیں فخر النساء کا خطاب دیا گیا ان کے حلقہ درس میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد حاضر ہوا کرتی، علو سند میں ان کی اس شہرت کی وجہ سے بہت سے لوگوں نے غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے انہیں اپنا استاد قرار دیا، ذکی الدین البرزالی نے ان کا مشیخہ آٹھ اجزاء میں مرتب کیا ہے۔

(تاريخ بغداد ، ط: العلمية15/394 نیز دیکھیے العمدة من الفوائد والآثار الصحاح والغرائب فى مشيخة شهدة)

ساتویں صدی ہجری میں

ام محمد زینب بنت احمد المقدسی (المتوفیہ 722 ھ) نے طلبِ حدیث کی خاطر فلسطین سے مصر، شام اور مدینہ کا سفر کیے ، زینب علماء سے علم حدیث حاصل کرنے اور اجازتِ حدیث لینے کے بعد جب مسندِ تدریس پر بیٹھیں تو دور دراز سے طلبہ سفر کرکے ان کے پاس سماعِ حدیث کے لیے کھنچے چلے آتے۔

(ذيل التقييد فى رواة السنن والأسانيد2/368)

عائشہ بنت ابراہیم یہ ابنۃ الشرائحی کے نام سے پہچانی جاتی ہیں انہوں نے بھی اس میدان میں کمال حاصل کرنے کے بعد مصر، شام اور بعلبک وغیرہ میں درس حدیث کا سلسلہ جاری رکھا۔

(التنبيه والإيقاظ لما فى ذيول تذكرة الحفاظ، ص:109)

عائشہ بنت محمدبن مسلم الحرانیہ جو سلائی کڑھائی کرکے اپنا پیٹ پالتی تھیں، کثرتِ روایت کے علاوہ بعض اجزاءِ حدیث کی روایت میں منفرد حیثیت رکھتی تھیں

(ذیل التقیید فی رواۃ السنن والأسانید 2/382)

ابن بطوطہ نے اپنے سفر دمشق کے دوران726ھ میں جامع بنی امیّہ میں ان سے سماع حدیث کیا۔

مسندۃ خراسان زینب بنت عبد الرحمن بن الحسن الاشعریہ ،جن کی وفات سند عالی کے انقطاع کا باعث بنی

(التقیید لمعرفۃ رواۃ السنن والمسانید، ص:501)

عائشہ بنت معمر الاصبہانیہ مسند ابی یعلی کی روایت میں شہرت کی حامل تھیں مشہور محدث ابن نقطہ آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔

(التقیید لمعرفۃ رواۃ السنن والمسانید ، ص:449)

مسندہء شام کریمہ بنت عبد الوہاب بھی ایک منفرد حیثیت کی حامل تھیں جنھیں روایت حدیث کے لیے بڑے بڑے علماء سے اجازت حاصل تھی۔اور وہ کبھی روایت حدیث سے اکتاتی نہیں تھیں۔

(سیر اعلام النبلاء 23/92)

زینب بنت عبد اللہ بن أسعد المکی کے دروازے پر ہمیشہ طلبہِ علم کا ہجوم رہتا

(الاعلام للزرکلی 3/66)

شامیہ امۃ الحق متعدد اجزاء حدیث کی روایت میں منفرد تھیں

(تاریخ اسلام ، ت : بشار 15/542)

عجیبہ بنت محمد البغدادیہ نے اپنا مشیخہ دس اجزاء میں مرتب کیا

(تاریخ اسلام ، ت : بشار 14/581)۔

آٹھویں صدی ہجری :

اسماء بنت محمد ابی المواہب ابن حصری ، امۃ العزیز بنت ذہبی ، فاطمہ بنت البرازلی ، اسماء بنت خلیل بن کیکلدی العلائی،رقیہ بنت ابن دقیق العید،زینب بنت ابن قدامہ المقدسی،زینب بنت ابن جماعی الکنانی،ام البھاء،زینب بنت ابن العجمی،ست النعم بنت العلامہ نجم الدین الحرانی،ست الوزراء بنت عمر ابن منجاء،ستیہ بنت تقی الدین

السبکی، ستیہ بنت نجم الدین الدمیاطی، عائشہ بنت ابراہیم حافظ المزی کی اہلیہ، عائشہ بنت عبداللہ محب الدین الطبری کی پوتی، لوزہ بنت عبداللہ مولاۃ ابن دقیق العید، ست الرکب علی ابن حجر کی بہن، زینب بنت عبداللہ تقی الدین ابن تیمیہ کی بھتیجی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(الدررالكامنة فی أعيان المائة الثامنة)

تاریخِ دمشق کے مؤلف ابن عساکر اپنے مشیخہ میں 80 خواتین کا ذکر کرتے ہیں جن سے انہوں نے درس حدیث لیا۔ ابو طاہر السلفی اپنی کتاب "مشیخہ بغدادیہ" "معجم السفر" اور "مشیخہ الاصبہانیہ" میں اور ابو سعید السمعانی "الخبیر فی المعجم الکبیر" میں متعدد خواتین کو اپنے شیوخ میں شمار کرتے ہیں جن سے انہوں نے بطریق سماع یا اجازۃ روایت کی۔ "وفیات الاعیان" کے مؤلف ابن خلکان زینب بنت اشعری م524ھ کے شاگرد رہے۔ ابن بطوطہ کا شمار اگرچہ محدثین میں نہیں ہوتا لیکن شوق طلب حدیث میں متعدد خواتین و حضرات اور خصوصاً زینب بنت احمد کمال م710ھ سے سماع کیا۔ نویں صدی کے مشہور محدث عفیف الدین جنید نے سنن دارمی کا درس فاطمہ بنت احمد قاسم سے لیا۔ نفیسہ بنت ابراہیم برزالی اور ذہبی کی استاد رہیں، حافظ العرقی اور الھیثمی ست العرب بنت محمد البخاری کے شاگرد رہے۔

(الاعلام للزركلی 3/77)

نویں صدی کی محدثات:

نویں صدی میں جس کثیر تعداد میں خواتین تعلیمات نبوی ﷺ کے فروغ میں مصروف نظر آتی ہیں، تعداد کے اعتبار سے یہ کثرت دوسرے ادوار میں نظر نہیں آتی ان میں سے جن خواتین نے بطور خاص شہرت پائی ان کا ذکر باعث طوالت ہوگا۔ یہاں مثال کے طور پر سخاوی اور ابن حجر کی ایک ایک استاد کا ذکر کرنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ ام ہانی مریم بنت عبد الرحمٰن الہورینیہ م871ھ جنہیں ادب، شعر اور خطاطی میں مہارت کے علاوہ حفظِ قرآن اور اسلامی علوم پر بھی عبور تھا۔ انہیں قاہرہ اور مکہ میں حدیث کی تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے باقاعدہ تدریس کے ساتھ حدیث میں اجازت نامے جاری کرنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ مریم بنت

احمد الاذرعی بھی اس میدان میں سند کی حیثیت رکھتی تھیں۔ ان کے اساتذہ کی کثرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ابن حجر نے ان کی باقاعدہ ایک معجم مرتب کی، ان کے شاگردوں کی تعداد بھی ان گنت ہے۔

(المجمع المؤسس 2/559،انباء الغمر 5/126)

فاطمہ الفضیلیہ م 1247ھ ہیں، جو بارہویں صدی کے اواخر میں پیدا ہوئیں، ماہر خطاط تھیں خود اپنے ہاتھوں سے بہت سی کتب کو نقل کیا۔ حدیث میں بھی بہت دلچسپی رکھتی تھیں بہت سے علماء سے اجازت بھی حاصل کی اور محدثہ کی حیثیت سے مشہور ہوئیں۔ زندگی کے آخری حصہ میں مکہ میں رہائش پذیر ہوئیں اور ایک بڑی لائبریری کی بنیاد ڈالی۔ بڑے بڑے علماء ان سے سند حدیث کے لئے رجوع کرتے تھے۔

اور ماضی قریب میں علویۃ الحبشیہ کو علو سند میں جو مقام حاصل تھا وہ مردوں میں صرف عبد الرحمن بن الشیخ الحبشی کو حاصل تھا۔ محترمہ علویہ سے کتب حدیث روایت کرنے والے بے شمار لوگ اب بھی دنیا میں زندہ موجود ہیں اور وہ سند کے اعتبار سے سب سے اعلی اسانید کے حامل ہیں۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العالمين.......